مرزا صاحب کی گل افشانیاں

شیخ راحیل احمد (جرمنی)

نوٹ: اس آرٹیکل کا نام گل افشانیاں، مرزا غلام احمد صاحب کے شیعہ استاد گل علی شاہ کے نام کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔ مرزا صاحب فرمایا کرتے تھے کہ گل علی شاہ نے کبھی نماز نہیں پڑھی، ہر وقت پینک میں رہتے تھے اور اُن نزدیک ہر بلا کا رَد ''تبرا'' تھا۔ خیال آیا کہ چلو اس طرح مرزا صاحب کے ساتھ انکے بدنصیب اُستاد کا بھی ''ذکرِ خیر'' ہو جائے۔ ممکن ہے کہ کوئی دوست کہیں کہ بدنصیب کیوں؟ تو میرا جوابی سوال ہے کہ جس کو مرزا غلام اے قادیانی بطور شاگرد نصیب ہوا، کیا وہ خوش نصیب بھی ہو سکتا ہے؟

☆☆☆

مرزا غلام اے قادیانی بانی قادیانی جماعت (احمدیہ) کی زندگی، تحریروں اور اقوال، غرضیکہ ہر پہلو سے تضادات سے بھرپور تھی۔ اس طرح کی اور اتنی متناقض زندگی شاید ہی کسی کی ہو۔ بانی جماعت احمدیہ نے، ایک جگہ جو بات کہی یا لکھی، دوسری جگہ اسکی تردید یا اسکے متناقض بات لکھ دی یا کہہ دی۔ اور اس سلسلے میں نہ تو عام آدمی اور نہ ہی کوئی امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ اور نہ ہی انبیاء کرام کو ان ''سلطان الظلم'' کے قلم کے ظلم سے پناہ ملی۔

☆ ایک طرف امت مسلمہ کے عقائد سے مکمل اتفاق ظاہر کرتے ہیں اور دوسری طرف انہی عقائد کی جڑوں پر حملہ کرتے ہوئے قران وسنت کی تشریح کے نام پر غلط عقائد وضع کرتے ہیں!

☆ ایک طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور خاتمیت کا اقرار کرتے ہیں، دوسری طرف اس کی تشریح میں خاتمیت کو اپنے لئے مخصوص کر لیتے ہیں!

☆ ایک طرف عصمت انبیاء کا تذکرہ کرتے ہیں دوسری طرف انہی انبیاء کی عصمت تار تار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں!

☆ ایک طرف قران کریم کی صحت کا اقرار کرتے ہیں دوسری طرف اسی قرآن کی آیات میں نہ صرف تحریف کرتے ہیں بلکہ ان پر شکوک میں ڈالتے ہیں!

☆ ایک طرف احادیث کو مانتے ہیں دوسری طرف انہی احادیث کو کوڑے کا ڈھیر قرار دیتے ہیں!

☆ ایک طرف ایک بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں دوسری طرف ساری عمر دوسری بیوی کے حقوق غصب کرتے ہیں!

☆ ایک طرف اسلام کی بات کرتے ہیں، دوسری طرف انہی مسلمانوں کے ساتھ تعلقات سے اپنے پیروکاروں کو

منع کرتے ہیں!

☆ ایک طرف اپنے ڈاکٹر سالے کو بوڑھی انگریز عورت سے مصافحہ کرنے سے بھی منع کرتے ہیں۔ دوسری طرف خود پوری پوری رات، تنہائیوں میں نا کتخدا لڑکیوں سے ذاتی خدمت اس طرح کرواتے تھے کہ انکو سرور میں نہ تھکن ہوتی تھی نہ نینداور نہ غنودگی!

☆ اسی طرح ایک طرف دشنام طرازی کو سخت برا کہتے ہیں دوسری طرف اسی دشنام طرازی سے مخالفوں کا سینہ چھلنی کرتے ہیں!

☆ اس طرح مرزا صاحب کو بلا تکلف اور توقف تضادات کا ابدی شہنشاہ کا خطاب دیا جا سکتا ہے!

☆ یہ علیحدہ بات کے مرزا صاحب اپنے ہی دئے ہوئے معیار کے مطابق ہمیں اور ہر سمجھ دار کی نظر میں ایک مخبوط الحواس شخص قرار پائیں۔ کیونکہ مرزا صاحب لکھتے ہیں،'' اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے''۔ضمیمہ حقیقت الوحی/ رخ، ج ۲۲/ص ۱۹۱۔شاید یہ بھی بات ہو کہ بدنام ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا۔

اس آرٹیکل میں ہم آپ کے سامنے اُنکی چند گل افشانیاں پیش کریں گے، اگر سب کو اکٹھا کریں تو یہ ایک پورے رسالے کا مواد بن جائے گا، مگر یہاں ہمارا مقصد اپنے موقف کی تائید کے لئے صرف مرزا صاحب کی دشنام دہی کے کچھ نمونہ جات کو دکھانا ہے۔ ویسے بھی تو دیگ سے چاول کے چند دانے ہی بتا دیتے ہیں کہ اندر کیا ہے؟

قرآن کریم کے اس حوالے کو پیش کرتے ہوئے ہم مضمون شروع کرتے ہیں۔

قل لعبادی یقول ا لتی ھی احسان ا لشیطان ینز غ بینھم ان ا لشیطان کان لانسان عدوّ مبین.

یعنی اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے بندوں کو کہہ دیں کہ بات بہت ہی اچھی کہا کریں، سخت کلامی سے شیطان ان میں عداوت ڈلوا دے گا۔ بے شک شیطان انسان کا کھلا کھلا دشمن ہے''۔ اس آیت کے پیش کرنے کا مقصد برکت کے علاوہ اس مضمون سے اسکا ہر طرح سے تعلق بھی ہے۔ نیز مرزا صاحب کا دعویٰ عام مسلمان کا نہیں بلکہ ایسی ہستی ہونے کا ہے جس کو خدا نے ہر ذی روح سے زیادہ قرآن کریم کے معرف سکھائے ہیں۔ اس مضمون سے ان کے اس دعویٰ کا بھی صحیح اندازہ ہو جائے گا!

حدیث شریف چونکہ قرآن کریم کی تشریح ہیں اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کی باتیں ہیں اس لئے بہتر سمجھا گیا کہ اسکو بھی پیش کر دیا جائے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی نشانیوں میں سے ایک یہ نشانی بھی بتائی ہے کہ ''جب کسی سے اسکا جھگڑا ہو جائے تو گالیاں دینے لگتا ہے''۔ آئندہ سطور سے ان شاء اللہ یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ کیا مرزا صاحب حدیث کے مطابق مومن بھی دور کی بات لگتی ہے منافق تو نہیں؟

دشنام دہی نہ نہ:

مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ وہ نہ تو سخت زبان استعمال کرتے ہیں اور ان کے مُنہ یا قلم سے ہی کبھی کوئی دشنام

دہی نہیں ہوئی۔

☆ مرزا صاحب کا دعویٰ یہ ہے کہ ”میں سچ سچ کہتا ہوں، جہاں تک مجھے معلوم ہے میں نے ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا جس کو دشنام دہی کہا جائے۔“ (ازالہ اوہام/ رخ، ج ۳/ص ۱۰۹)

☆ ایک دوسری جگہ اپنے اس عمل کی توجیح یا تشریح کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں ”قوت اخلاق۔ چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں اور سفلوں اور بدزبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اسلئے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے تا ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو۔ اور لوگ انکے فیض سے محروم نہ رہیں۔ یہ بات نہایت قابل شرم ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رذیلہ میں گرفتار ہو اور درشت بات کا ذرا بھی متحمل نہ ہو سکے۔ اور جو امام زمان کہلا کر ایسی کچھ طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ بات پر منہ میں جھاگ آتا ہے۔ آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں، وہ کسی طرح بھی امام زمان نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا اس پر آیت **انک لعلی خُلُق عظیم** کا پورے طور پر صادق آجانا ضروری ہے۔“ (ضرورۃ الامام/ رخ، ر۱۳/ص ۴۷۸)

☆ آیئے ہم مرزا صاحب کے افکار کی روشنی میں مختصراً جائزہ لیں کہ وہ کہاں تک اپنے ہی تسلیم اور بیان کئے ہوئے معیار پر پورا اترتے ہیں۔ ہماری کوشش یہ ہوگی کہ ہم بجائے فیصلہ دینے کے حقائق پیش کریں، اور فیصلہ آپ پر چھوڑ دیں۔ کہیں کہیں آپ کو ہماری رائے اور ردعمل بھی ملے گا، مگر ہم نے حتی الامکان فیصلہ اور نتیجہ پڑھنے والے پر چھوڑا ہے کہ وہ فیصلہ کرے کہ یہ سلطان القلم ہیں شیطان القلم؟

اظہار ندامت یا دھمکی:

مرزا صاحب کیا اپنے ہم مکتب مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب سے بڑی گاڑھی چھنتی تھی بعد میں چپقلش (غالباً آقاؤں کے اشارہ پر نورا کشتی) ایک لمبا عرصہ چلتی رہی، یہ وہی محمد حسین بٹالوی صاحب ہیں جنہوں نے چینیاں والی مسجد لاہور کی اپنی امامت، اپنے حلقہ احباب اور اپنے رسالہ اشاعت السنہ نیز اشتہاروں کہ ذریعہ بے پناہ اور مبالغہ آمیز پروپیگنڈہ کر کے مرزا صاحب کے منصوبوں کے لئے بنیادی پتھر مہیا کیا، دونوں ہی انگریزوں کے بہی خواہ تھے اور انگریزوں کے مقاصد کو تقویت فراہم کرتے تھے اور ہمارے خیال میں اپنی مارکیٹ قائم رکھنے کے لئے، خبروں میں رہنے کے لئے، لوگوں کو دھوکے میں رکھنے کے لئے ایک دوسرے کو پبلک میں رگیدتے تھے۔ مقابلہ بازی کے دوران بٹالوی صاحب کے مقابلہ میں کسی قدر درشت زبان بھی استعمال ہوتی تھی۔ کسی موقعہ پر زیادہ ہی سخت زبان استعمال کر کے احساس ہوا کہ، طے شدہ حدود سے تجاوز ہو گیا، اس تجاوز پر اب کیسی ندامت کا اظہار ہو رہا ہے کہ ساتھ ہی حشر نشر کی دھمکی بھی ہے۔ ”میں نادم ہوں کہ نااہل حریف کے مقابلہ نے کسی قدر مجھے درشت الفاظ پر مجبور کیا ورنہ میری فطرت اس سے دور ہے کہ کوئی تلخ بات منہ پر لاؤں۔ مگر بٹالوی اور اسکے استاد نے مجھے بلایا۔ اب بھی بٹالوی کے لئے بہتر ہے کہ اپنی پالیسی بدل لیوے اور منہ کو لگام دیوے ورنہ ان دنوں کو رورو کے یاد کرے گا۔“ (آسمانی فیصلہ/ رخ، ج ۴/صفحہ ۳۲۰)

☆ اب آپ دیکھیں کہ یہ ایک ایسے شخص کا اظہار ندامت ہے جو سلطان القلم ہی نہیں بلکہ ساتھ میں امام الزماں ہونے کا دعویدار ہے۔ اور جس کے منہ میں ذرا سی بھی جھاگ نہیں آنی چاہیے۔

☆ کیا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ اگر انسان حقیقی ندامت محسوس کر رہا ہو تو آئندہ کے لئے پھر یہی فعل دہرانے کی دھمکی بھی ہو، اور دھمکی بھی ایسی کہ مخالف کو روتے بن نہ پڑے گی۔ اسکو کیا کہا جائیگا، اظہار ندامت یا آئندہ کے لئے دھمکی؟

☆ یہ تو ایک عام آدمی کے لئے بھی کوئی باعث فخر نہیں، اور کجا وہ شخص ایسی بات کرے جس کا دعویٰ یہ ہو وہ نبی ہے اور نبی بھی ایسا جس کی خبر تمام صحیفے دے رہے ہیں؟

☆ بات صرف دھمکی تک ہی نہیں رہتی بلکہ انہی مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کے متعلق لکھتے ہوئے کیسے اپنی دھمکی کو عملی جامہ پہناتے ہیں۔ ”کذاب، متکبر، سربراہ گمراہان، جاہل، شیخ احمقاں، عقل کا دشمن، بد بخت، طالع، منحوس، لاف زن، شیطان، گمراہ شیخ مفتری۔“ (انجام آتھم/ رخ، ج ۱۱/ص ۲۴۱ و ۲۴۲) ویسے مرزا صاحب عدالت میں بھی اقرارنامہ پر دستخط کر کے آئے تھے کہ میں محمد حسین بٹالوی کی آئندہ ہجو نہیں کروں گا۔

لعنت بازی:

مرزا صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں ”لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں ہوتا، مومن لعان (لعنت کرنے والا) نہیں ہوتا۔“ (ازالہ اوہام/ رخ، ج ۳/ص ۶۶۰)

☆ اب ہم دیکھتے ہیں کہ علاوہ اپنی کتابوں میں کئی جگہ دوسروں پر لعنت ڈالنے کہ ایک کتاب میں چار صفحے صرف ایک ہی لفظ لعنت سے بھرے ہوئے ہیں۔ ا لعنت، ۲ لعنت، ۳ لعنت (اسی طرح لکھتے ہوئے۔ ناقل)، لعنت ۵۰۵، لعنت ۹۷۰، غرضیکہ مکمل ایک ہزار تک گنتی پوری کرتے ہوئے ۱۰۰۰ لعنت پر جا کر قلم روکتے ہیں“۔ جہالت کی انتہا دیکھنے کے لئے دیکھئے یہ حوالہ: نور الحق/ رخ، ج ۸/صفحہ ۱۵۸ تا ۱۶۲۔

☆ دوسری مثال بھی حاضر ہے ”مگر اس زمانہ کے ظالم مولوی اس سے بھی منکر ہیں۔ خاص کر رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ۔ **علیھم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ**۔“ (انجام آتھم/ رخ، ج ۱۱/صفحہ ۳۳۰)

☆ اے ایسے شخص کو نبی ماننے والو! اپنے دل پر ہاتھ رکھ کے بتاؤ کہ کوئی نارمل شخص بھی اس طرح لکھتا ہے، کُجا وہ شخص جو کہ امام الزماں ہونے کا دعویدار ہو اور کیا اس طرح لعنت ڈالکر خود اپنے کہنے کے مطابق صدیق تو دور کی بات مومن بھی رہ گیا ہے؟

☆ اور جلد ۱۸، میں لکھتے ہیں ”محمد رسول اللہ سے مراد میں ہوں“ (استغفر اللہ)۔ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح عقل وخرد سے عاری ہو کر لعنتیں ڈالی تھیں؟

☆ حدیث شریف میں آیا ہے ”حضرت ابو درداءؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کرنے والوں سے نہ تو قیامت کے دن شہادت لی جائے گی اور نہ وہ کسی کے شفیع ہو سکیں گے۔ (بحوالہ صحیح مسلم)

☆ اب آپ بتائیں کہ کیا یہ ممکن ہے کسی کو نبی کے درجہ پر فائز کر کے اللہ تعالیٰ اس سے دوسروں پر بے جواز لعنتیں بھی ڈلوائے، اور وہ بھی پاگلوں کی طرح گنتی کر کر کے، اور کیا یہ ممکن ہے کہ نبی سے قیامت والے دن اس کی امت یا ماننے والوں کے بارے میں شہادت نہ لی جائے، اب یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول غلط ہے (نعوذ باللہ) یا پھر (یقیناً) مرزا صاحب اوران کا دعویٰ نبوت غلط ہے کیونکہ نبی لعان نہیں ہوسکتا۔ بلکہ شریف آدمی بھی لعان نہیں ہوسکتا۔

دوسروں کو نصیحت اور خود میاں فضیحت:

مرزا صاحب کی کتابوں کو پڑھیں تو ہر تقدس اور عظمت اُنکی ذات پر ختم ہوتا نظر آتا ہے، اور جب سیرت مرزا پر نظر ڈالو تو غلاظتوں، ادنیٰ خواہشوں، لالچ، دجل، تحریف، تضاد اور جھوٹ کے گُوہ میں لتھڑا ہوا وجود ملتا ہے۔ اُن کی تیار جماعت پر نظر ڈالو تو منافقت، تاویلات، جھوٹ کے بادبانوں سے مزین کشتی چندہ میں گہری تاریکیوں میں غوطے کھاتا ہوا انجام سے بے خبر گروہ، جس میں کسی سوار کو یقین نہیں کہ کسی اندھیری منزل تک بھی پہنچے گا یا نہیں، کیونکہ جب ناخدا کا مزاج چاہے کسی کو بھی کشتی سے باہر پھنکوا دے۔ اس کا یہ لازمی نتیجہ ہے کہ مرزا صاحب اوران کا تیار کردہ گروہ ایک ہی کام کرسکتا ہے اور وہ منافقت یعنی دوسروں کو نصیحت، خود میاں فضیحت۔

☆ مرزا صاحب نصیحت کرتے ہیں کہ ''کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔'' (کشتی نوح / رخ، ج۱۹/ص۷۱)

☆ اور اس نصیحت پر عمل درآمد کرنے کے لئے اپنی ذاتی مثال دیتے ہوئے دعویٰ کرتے ہیں ''میں نے جوابی طور پر بھی کسی کو گالی نہیں دی۔'' (مواہب الرحمٰن / رخ، ج۱۹/ص۲۳۶)

دیکھتے ہیں کہ جس بات سے دوسروں کو منع کر رہے ہیں اور اتنے دھڑلے سے دعویٰ کر رہے ہیں اسپر عملدرآمد کیسے ہوتا ہے؟ کچھ مثالیں حاضر ہیں فرماتے ہیں:۔

☆ ''اے بدذات فرقہ مولویاں! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے۔ کب وہ وقت آئیگا کہ تم یہودیانہ خصلت چھوڑو گے۔ اے ظالم مولویو! تم پر افسوس! تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔'' (انجام آتھم / رخ، ج۱۱/صفحہ۲۱)

☆ ''مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ جھوٹے ہیں۔ اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔'' (انجام آتھم ضمیمہ / رخ، ج۱۱/صفحہ۳۰۹)

☆ ''تو کیا اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی۔ اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی۔ اور ذلت کے سیاہ داغ اُن کے منحوس چہروں کو بندروں اور سؤروں کی طرح کر دیں گے۔'' (انجام آتھم / رخ، ج۱۱/صفحہ۳۳۷)

☆ ''ہم اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہیں اور کیا لکھیں کہ اے بدذات یہودی صفت پادریوں کا اس میں منہ کالا ہوا، اور ساتھ ہی تیرا بھی۔ اور پادریوں پر ایک آسمانی لعنت پڑی اور ساتھ ہی وہ لعنت تجھ کو کھا گئی۔ اگر تو سچا

ہے تو اب ہمیں دکھلا کہ آتھم کہاں ہے۔ اے خبیث کب تک تو جئے گا۔'' (انجام آتھم / رخ، ج ۱۱/ صفحہ ۳۲۹)

حلال زادہ کون؟

مرزا صاحب کا اپنے خاص الخاص صحابیوں کی معیت میں عیسائیوں سے مباحثہ ہوا جو پندرہ دن تک چلا اور باوجود مرزا صاحب کے بقول ان کے اندر روح القدس کے کام کرنے کے، خدا کے ارادہ مرزا صاحب کے ارادہ کے تحت ہونے کے، اور کُن فیکون کی طاقت ہونے کے بے نتیجہ رہا سچے ہوتے تو نجران کے عیسائیوں کی طرح چند گھنٹے میں فیصلہ ہو جاتا۔ مقابل پر عیسائیوں کی ٹیم عبداللہ آتھم کی سرکردگی میں حصہ لے رہی تھی۔ اسوقت یہ اتنا مشہور ہوا کہ سارے ہندوستان کی نظریں اس پر لگی ہوئی تھیں۔ مرزا صاحب نے پندھرویں دن بغیر مخالف ٹیم سے مشورہ کئے مباحثہ کے اندر اعلان کر دیا اور کہا کہ عام بحث مباحثہ تو ہوتے رہتے ہیں، لیکن میں حیران تھا کہ مجھے خدا نے اس میں کیوں ڈالا ہے۔ مجھے خدا نے کہا ہے کہ اگر فریق مخالف آج کی تاریخ سے پندرہ ماہ کے اندا اپنے غلط عقائد سے توبہ نہیں کریگا تو اس مدت میں ہاویہ میں بسزائے موت گرایا جائیگا اور خدا کی بات ٹلے گی نہیں! اگر نہ مرا تو میرے گلے میں رسہ ڈالا جائے، مُنہ کالا کیا جائے، اور پھانسی دی جائے اور میرے دعوے جھوٹے سمجھے جائیں! اب جب عبداللہ آتھم مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق پندرہ ماہ کے (۵ جون ۱۸۹۳ء سے ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک) اندر نہ مرا تو نہ صرف یہ کہ اپنی اس جھوٹی پیشگوئی پر شرمندہ ہوتے، توبہ کرتے، اُلٹا اپنے آپ کو بزعم خود تاویلوں اور جھوٹ کے سہارے سچا قرار دینا شروع کر دیا بلکہ جنہوں نے اس حقیقت کا اظہار بھی کیا کہ کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی، اسکے علاوہ کئی قریبی ساتھی نہ صرف ان کو چھوڑ گئے بلکہ عیسائی بھی ہو گئے۔ ان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں ''اب جو شخص اس صاف فیصلہ کے برخلاف شرارت اور عناد کی راہ سے بکواس کریگا اور اپنی شرارت سے بار بار کہے گا کہ عیسائیوں کی فتح ہوئی اور کچھ شرم وحیا کو کام میں نہیں لائے گا اور بغیر اس کے جو ہمارے اس فیصلہ کا انصاف کی رو سے جواب دے سکے، انکار اور زبان درازی سے باز نہیں آئیگا اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائیگا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔'' (انوار الاسلام / رخ، ج ۹/ص ۳۱) مرزا صاحب کے فتح کے اپنے پیمانے ہیں اور جو اُن کے پیمانوں اور فیصلوں کو تسلیم نہ کرے وہ انکی نظر میں صرف بے شرم و بے حیا ہی نہیں بلکہ ولد الحرام ہے، کیا اللہ کے بنائے ہوئے نبیوں کی زبان اور تحریر اور سوچ کا یہی معیار ہوتا ہے؟ کیا یہ بیان کردہ مثالیں مرزا صاحب کے اپنے ہی بیان کردہ معیار امام الزمان کے مطابق ہیں؟

مخالفین کو اُکسانا:

مخالفوں کو مزید کس کس طرح مشتعل کیا جاتا ہے کہ پہلے اپنی کتاب کو قران شریف قرار دیتے ہیں بالواسطہ طور پر، اسکے بعد دوسروں کو گالی نکال کر اپنے رسالے کا جواب لکھنے کے لئے اکساتے ہیں، اگر قران شریف کو ہی خیال کرلیں یا نعوذ باللہ مرزا صاحب کے مطابق ان کی وحی قرآن کریم کے برابر ہے، کچھ لمحوں کے لئے قرآن کی تشریح بھی سمجھ لیں تو کیا مخالفین کو اُکسا کر اشتعال دلا کر اور بُرے الفاظ کہہ کر جواباً گالیاں تو لے سکتے ہیں مگر علمی بحث نہیں ہوسکتی اور نہ ہی کوئی

معقول جواب مل سکتا ہے۔

☆ ارشاد مرزا ہے،'' ہر ایک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں اور دجال کی نسل میں سے نہیں ہے تو وہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور اختیار کریگا یا تو اس کے بعد دروغگوئی اور افترا سے باز آ جائیگا یا ہمارے اس رسالہ جیسا رسالہ بنا کر پیش کرے گا۔'' (نور الحق/رخ، ج۸/صفحہ۱۶۳) اب بتائیں کیا کوئی شریف آدمی انکو یہ حوالہ پڑھ کر جواب دینا بھی پسند کریگا۔ بعد میں اس طرح اکثر یہ دعویٰ کرتے رہے ہیں کہ میری کتاب کا جواب چونکہ کسی نے نہیں دیا اس لئے یہ ایک علمی فتح ہے اور مخالفین کا منہ بند ہو گیا ہے۔

☆ اس طرح کی تعلیوں سے تنگ آ کر جناب پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ نے ''سیف چشتیائی'' نامی رسالہ لکھا۔ وہ رسالہ دیکھتے ہی مرزا جی نے جو ارشاد کیا، وہ تاریخ میں محفوظ ہو گیا ہے، ملاحظہ کیجئے، ''مجھے ایک کتاب کذاب (پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی۔ ناقل) کی طرف سے پہنچی ہے۔ وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن۔ پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین، تجھ پر لعنت۔ تو ملعون کے سبب سے ملعون ہو گئی پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔'' (اعجاز احمدی/رخ، ج۱۹/ص ۱۸۸)

اپنی گالیوں کا خود نشانہ :

بعض دفعہ انسان دوسروں کو گالیاں دے رہا ہوتا ہے، لیکن اسکو خیال نہیں ہوتا کہ وہ خود بھی اس کی لپیٹ میں آ رہا ہے، اب جو حوالے آپ کی خدمت میں پیش کرونگا وہ اسی قسم کے ہیں۔

☆ مرزا صاحب فرماتے ہیں'' میری دعوت سب نے قبول کی اور تصدیق کی ماسوائے کنجریوں کی اولاد نے۔'' (آئینہ کمالات اسلام/رخ، ج۵/صفحہ۵۴۷ و ۵۴۸) اصل عبارت عربی میں ہے، جماعت کے علماء کے سامنے جب یہ حوالہ پیش کیا جاتا ہے تو وہ اسکا ترجمہ بری عورتیں یا بدکار عورتیں کرتے ہیں، یہ علیحدہ بات ہے کہ صرف جماعت کے عام لٹریچر میں ہی نہیں بلکہ مرزا صاحب کی اپنی کتابوں میں بھی ایسی مثالیں ملتی ہیں جہاں وہی ترجمہ کیا گیا ہے جو ہم نے دیا ہے۔ حوالہ کیلئے روحانی خزائن جلد۱۲، صفحہ۲۳۲ و ۲۳۵ اور روحانی خزائن جلد۱۶، صفحہ۱۷۱، ۳ و ۴۲۷ دیکھیں۔

☆ اب ہوتا کیا ہے کہ مرزا صاحب کی پہلی بیوی (پھجے دی ماں) اور ان کے بطن سے پیدا ہونے والے مرزا صاحب کے حقیقی دونوں بیٹوں (مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد) نے مرزا صاحب کو قبول نہیں کیا اور ان پر ایمان نہیں لائے، اور مرزا صاحب کی یہ بیگم انکی ماموں کی لڑکی تھیں اور ان کے والدہ کی بھتیجی اور ان کے نانا کی بیٹی اور پردادا کی پڑنواسی تھیں، اب اس حساب سے مرزا صاحب کے اپنے ارشاد کے مطابق وہ کیا ہوئیں؟ اور مرزا صاحب کے بیٹے کیا ہوئے؟ اور مرزا صاحب ان رشتوں کے حساب سے خود کیا ہوئے؟ ہم جماعت کا علماء کے کئے ہوئے معنی بھی لیں تو کم از کم مرزا صاحب اور ان کے اہل و عیال برے یا بدکار لوگوں کی اولاد ہیں۔ بُرے اور بدکار تو ولی بھی نہیں ہو سکتے کجا نبوت کے دعویدار بنیں!

☆ دوسری جگہ فرماتے ہیں، ''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے۔ اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔'' (نجم الہدیٰ/ رخ، ج ۱۴/ص ۵۳) مرزا صاحب نے اپنے لٹریچر میں جگہ جگہ اپنے خاندان اور چچازاد بھائیوں کو اپنا دشمن قرار دیا ہے، اور یہ بھی لکھتے ہیں کہ کیا میرے کنبہ، کیا میرے عزیز و اقارب مجھے میرے دعووں میں مکار خیال کرتے ہیں۔ اسکا مطلب ہے کہ تمام کنبہ اور رشتہ دار دشمن ہیں، اب جس کے اپنے خاندان میں سب کے سب بیابانوں کے خنزیر ہوں اور عورتیں کتیوں سے بڑھی ہوں، اس خاندان سے ایک خود ساختہ جعلی نبی کی جدی مناسبت ہی ہوسکتی ہے مگر کسی نبی اللہ کی نہیں؟

☆ مزید جب آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں کہ ان کتابوں کو سب مسلمان محبت کی آنکھ سے دیکھتے ہیں اور ان کے حقائق و معارف سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور زنا کار عورتوں کی اولاد کے سوا سب لوگ مجھے قبول کرتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اس مجہول شخص کے نزدیک سوائے اسکے ماننے والوں کے سب حرامزادے ہوئے۔ اور یہ گالی حرامی یا حرامزادہ یا ولدالحرام تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کی الہامی و خاندانی گالی ہے اور ان کی کتابوں میں جگہ جگہ بکھری پڑی ہے۔

☆ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ '' یک خطا، دو خطا، سوم مادر بخطا یعنی جو تیسری مرتبہ بھی خطا کرتا ہے اس کی ماں زنا کار ہوتی ہے۔'' (انوار الاسلام/ رخ، ج ۹/ص ۳۲) اور خاص بات یہ ہے کہ پہلی دو ایڈیشنوں میں اسی طرح لکھا ہے جسطرح ہم نے حوالہ دیا ہے مگر روحانی خزائن کے جدید سیٹ میں سوم مادر بخطا کے بعد کی عبارت نہیں لکھی اور وہ جگہ خالی چھوڑی ہوئی ہے۔ اوپر سے کس دیدہ دلیری اور ڈھٹائی سے جماعت احمدیہ کا یہ دعویٰ کہ ہم مرزا صاحب کی کتابوں میں تحریف نہیں کرتے!

ہم عصر علماء کے بارے میں نادر خیالات :

مرزا صاحب کے اپنے ہم عصر علماء اور دوسروں کے بارے میں کچھ مزید نادر خیالات سے مستفید ہوں، لیکن اس سے قبل مرزا صاحب کا یہ ارشاد بھی ذہن میں رکھیں:

☆ فرماتے ہیں، ''فیوض و برکات کا چشمہ علماء ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ عام مخلوق ہدایت پاتے ہیں''۔ ملفوظات/ ج ۶/ص ۳۴۸، حاشیہ۔

اب نادر خیالات کو بھی دیکھ لیجئے، اور مت بھولئے کہ مرزا صاحب نے کبھی دشنام دہی کا کوئی لفظ استعمال نہیں کیا!

☆ ''اور جو میرے مخالف تھے۔ انکا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔'' (نزول المسیح / رخ، ج ۱۸/ ص ۳۸۲)

☆ ''اور لئیموں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے سفیہوں کا نطفہ۔ بد گو ہے اور خبیث اور مفسد اور جھوٹ کو ملمع کر کے دکھلانے والا منحوس ہے جسکا نام جاہلوں نے سعداللہ رکھا ہے۔'' (حقیقہ

الوحی/ رخ، جر۲۲/صفحہ۴۴۵)

☆ یہاں پوری قوم کو رگڑ رہے ہیں۔ ''مگر یہ نابکار قوم حیا اور شرم کی طرف رخ نہیں کرتی۔'' (ضمیمہ انجام آتھم/ رخ، ج۱۱/صفحہ۵۴)

☆ اے عورتوں کی عار ثناء اللہ۔ (اعجاز احمدی/ رخ، ج۱۹/صفحہ۱۹۶)

☆ ''اے جنگلوں کے غول، تجھ پر ویل''۔ اعجاز احمدی/ رخ، ج۱۹/صفحہ۱۹۳۔ لگتا ہے کھسروں کی صحبت میں بھی رہے ہیں جو ویل اکٹھی کرنے پر آ گئے ہیں؟

☆ ''اس جگہ فرعون سے مراد شیخ محمد حسین بطالوی ہے اور ہامان سے مراد نومسلم سعد اللہ ہے۔'' (ضمیمہ انجام آتھم/ رخ، ج۱۱/صفحہ۵۴)

☆ **آخر هم شيطان الاعمى والغول الاغوى يقال له رشيد احمد الجنجوبيو هو شقى كالا مروهى و من الملعونين۔** '' (انجام آتھم/ رخ، ج۱۱/صفحہ۲۵۲) ترجمہ: ان میں سے آخری شخص وہ اندھا شیطان اور بہت گمراہ دیو ہے، جس کو رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں اور وہ امروہی (مولانا احمد حسن امروہی۔ ناقل) کی طرح شقی اور ملعونوں میں سے ہے۔

☆ ''پس اے بدذات خبیث دشمن اللہ رسول کے۔'' (ضمیمہ انجام آتھم/ رخ، ج۱۱/ص۳۳۴)

☆ مشہور شیعہ بزرگ و عالم جناب علی حائری کے بارے میں فرماتے ہیں ''اور جب میں نے علی حائری جو سب جاہل تر ہے، دیکھا تو کہا۔'' (اعجاز احمدی/ رخ، ج۱۹/ص۱۸۶)

☆ اے بدذات فرقہ مولویاں...... (انجام آتھم حاشیہ، رخ ص۲۱/ ج۱۱)

ان گالیوں پر انسان کیا تبصرہ کرے۔ گالیاں مرزا صاحب کی ہر کتاب میں سے مل جائیں گی، جن سے مرزا صاحب کی ذہنی کیفیت آشکار ہوتی ہے!

☆ کیا یہ دشنام دہی نہیں؟

☆ کیا یہ منہ سے جھاگ نکلنا، آنکھیں نیلی پیلی ہونا نہیں؟

☆ کیا قرآن کریم کی آئت اور اخلاق کے مطابق عمل ہے جسکا ذکر اوپر کے حوالوں میں کر چکے ہیں؟

قادیانی دوستو ہمیں پتہ ہے کہ پہلا جواب تم لوگوں کا یہ ہوگا کہ علماء نے پہلے گالیاں نکالی ہیں۔ اگر مان بھی لیں! تو علماء اور داعیٔ نبوت کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ علماء غلطی کر سکتے ہیں مگر نبی نہیں! ایک شرارتی بچہ تمہیں گالی نکالے یا پتھر مارے تو کیا تم بھی اس سے بڑھ کر گالی نکالو گے اور اسکے سر میں اینٹ مارو گے؟ یا پھر سوچو گے کہ وہ تو بچہ ہے میں بڑا ہوں درگزر کروں یا کم از کم سمجھانے کے لئے احسن راستہ اختیار کروں؟ ایک عالم اور نبی کے درمیان بھی بچے اور بالغ والا فرق ہی ہوتا ہے۔

☆ حدیث شریف میں آیا ہے'' حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس کا قتل کرنا کفر ہے۔(بحوالہ بخاری و مسلم) اب حدیث کی روشنی میں مرزا صاحب کیا ہوئے؟ کیا ایک شخص جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین ہونے کا دعوے دار ہو، اسکا یہی طور طریقہ ہونا چاہیے؟

انگریز عدالتیں:

لیکن ایک دو حوالے انگریزوں کی عدالتوں کے شاید آپکے لئے دلچسپی کا باعث ہوں، وہ انگریز جس کی کاسہ لیسی میں مرزا صاحب نے انتہا کر دی، بلکہ انتہا کے بھی ریکارڈ قائم کئے ہیں اور خوشامد میں ذلت کی پستیوں تک پہنچے ہیں۔اور اپنی اس پستی کی وجہ انگریزون کی دیانت اور انصاف کے قصے بیان کئے۔

☆ اس انگریز کی عدالت، جس کے مجسٹریٹ کو مرزا صاحب نے اس کے انصاف کی وجہ سے، حضرت مسیح والے بے انصاف جج پیلاطوس کے بالمقابل اس زمانے کا انصاف کرنے والا پیلاطوس قرار دیا ہے! مرزا صاحب کے بارے میں وہ کیا کہتا ہے؟'' غلام احمد کو بذریعہ تحریری نوٹس کے جس کو انہوں نے خود پڑھ لیا اور اس پر دستخط کر دیئے ہیں۔ باضابطہ طور سے متنبہ کرتے ہیں کہ ان مطبوعہ دستاویزات سے جو شہادت میں پیش ہوئی ہیں۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اُس نے اشتعال اور غصہ دلانے والے رسالے شائع کئے ہیں، جن سے اُن لوگوں کی ایذا متصور ہے، جن کے مذہبی خیالات اس کے مذہبی خیالات سے مختلف ہیں......جو اثر اس کی باتوں سے اس کے بے علم مریدوں پر ہوگا۔اس کی ذمہ داری انہی پر ہوگی اور ہم انہیں متنبہ کرتے ہیں کہ جبتک وہ زیادہ میانہ روی اختیار نہ کریں گے وہ قانون کی رو سے بچ نہیں سکتے بلکہ اسکی زد کے اندر آ جاتے ہیں۔ دستخط ایم ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، گورداسپور ۲۳ اگست ۱۸۹۷ء۔یعنی کہ یہاں صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب اشتعال پھیلانے والی تحریریں شائع کرتے ہیں اور ان کے پیش نظر دوسروں کے لئے ایذا رسانی ہوتی ہے۔اب مجھے قادیانی دوستو بتاؤ کہ نبی اشتعال پیدا کرنے آتا ہے یا امن پیدا کرنے؟ نبی ایذا رسانی کے لئے آتا ہے یا عافیت دینے کے لئے؟ اور کیا نبی کی یہی اخلاقی حالت ہوتی ہے کہ اس کو عدالت سزا کا خوف دلا کر دوسروں کی ایذا رسانی سے باز رکھنے کی کوشش کرے؟

☆ ایک دوسری عدالت میں (ڈپٹی کمشنر جے ایم ڈوئی کی عدالت) میں ایک اقرار نامہ لکھا اس اقرار نامہ کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ'' مرزا غلام احمد صاحب آئندہ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کو بطالوی نہیں لکھیں گے اور وہ (مولوی بٹالوی صاحب) قادیان کو کادیان نہیں لکھے گا'' خدا کے لئے سوچو کہ کیا ایک نبی اتنا گر سکتا ہے کہ بچوں کی طرح نام بگاڑتا پھرے اور پھر عدالت کے حکم پر باز آئے؟

☆ کیا پھر عدالتوں کے احکام کے باوجود دشنام ترازیوں سے کنارہ کشی کر لی؟ ہم دیکھتے ہیں کہ ۱۹۰۴ء میں پھر

تیسری مرتبہ عدالت نے مرزا جی کو وارننگ دی اور پہلی دونوں عدالتوں کا اپنے فیصلہ میں حوالہ دیا۔

ڈھٹائی کا عالم:

یہ اس نبی کا حال ہے، جس کا دعویٰ ہے کہ ''ان (علماء۔ ناقل) نے مجھے ہر طرح کی گالیاں دیں مگر میں نے انکو جواب نہیں دیا''۔ مواہب الرحمٰن، رخ ص ۲۳۶/ ج ۱۹۔ اگر ابھی جواب نہیں دیا تو یہ حال ہے اور اگر جواب دیتے تو پتہ نہیں کیا کرتے؟

فہرست:

قادیانی جماعت کے مربیوں نے (یہودیوں کے رَبی ہیں دراصل۔ اور یہ م اختصار ہے مہا کا یعنی مہا رَبی مطلب یہ نکلا مربی کا بڑے یہودی مولوی) ایک فہرست مرتب کی ہوئی ہے کہ یہ گالیاں قران شریف میں ہیں یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال کیں۔

☆ یہاں سوال یہ نہیں ہے کہ قرآن شریف میں گالیاں ہیں۔ قرآن شریف اللہ تعالےٰ کی کتاب ہے کسی انسان کی نہیں جس سے جواب طلب کریں۔ مرزا صاحب کا ایک شعر ہے کہ ''تیرا صحیفہ چوموں، قرآن کے گرد گھوموں کہ کعبہ میرا یہی ہے''، اس شعر میں جو دوسرے مغالطے ہیں اُن پر اس وقت بات نہیں ہو رہی، بلکہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ گالیوں والی کتاب کو مرزا صاحب چوم رہے ہیں اور اسکو کعبہ بنا کر گھوم رہے ہیں۔ برکت کے لئے یا گالیاں سیکھنے کے لئے؟ اگر برکت کے لئے تو قرآن کریم میں کوئی گالی نہیں اور یہ قادیانیوں کی قرآن پاک پر جھوٹا الزام اور ناپاک جسارت ہے۔ لیکن اگر قادیانی اس بات پر قائم ہیں کہ قرآن کریم میں گالیاں ہیں تو مرزا کا گالیوں کو کعبہ بنانا کیا پیغام دیتا ہے، کہ یہ نبی قادیانی کا ایک نام نبی گالیانی بھی ہے۔

☆ یہاں سوال یہ بھی نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گالیاں دی ہیں یا نہیں۔ لیکن قادیانیوں نے اس کو اُٹھایا ہے۔ ایک طرف تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا آقا قرار دیتے ہیں یہ قادیانی حضرات، اگر واقعی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے آقا ہیں تو ان کے اوپر ایک بے بنیاد اعتراض ہمارے سامنے کیوں؟ قادیانیوں کے نزدیک ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں، تو کیا کوئی غیرت مند غلام اپنے آقا کے منکروں کے سامنے جا کر یا غیرت مند اولاد اپنے باپ کے منکروں کے آگے جا کر اپنے آقا یا باپ کی بدخوئی کرتے ہیں؟ کیا اپنے باپ کے منکروں کو بتاتے ہیں کہ اے منکرو ہمارے باپ کا کام گالیاں دینا ہے؟ تُف ہے تم پر ایسے جواب دینے والے بے غیرتو۔ اچھی باپ اور آقا کی عزت بنانے کے دعویدار ہو؟ اور اگر یہ بات نہیں تو تمہارا دعویٰ حُب رسول غلط ہے، اور تم مرزا غلام اے قادیان کے چیلے ہو، جو کہ دشمن شرافت، دشمن ایمان، دشمن قرآن ہیں!

☆ مرزا صاحب نے اپنے آپ کو نعوذ باللہ محمد کی دوسری بعثت قرار دیا ہے۔ یہ جواب دو کہ یہ بعثت نعوذ باللہ گالیوں والے محمد کی ہے یا نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت ہے؟

دوسری بعثت کا نظریہ ایک بہت بڑا جھوٹ اور مرزا صاحب کا فراڈ ہے، لیکن یہ موقع اس پر بحث کا نہیں، صرف مرزا صاحب کے بیان پر سوال ہے۔ اگر تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم والی بعثت مراد ہے تو تمہارا گالیوں والا الزام بے بنیاد، بہتان، جھوٹ، خباثت کی بدترین قسم ہے، اور اگر وہ مراد نہیں تو پھر گالیوں والے کسی محمد (نام والے) کے پیروکار یا بعثت ثانیہ، ثالثہ، چہارم وغیرہ ہیں تو جائز ہے کہ مرزا صاحب ساری عمر گالیاں دیتے رہے اور اس طرح اپنے کلیجے کو ٹھنڈا کرتے رہے۔

☆ قادیانی مربیو، اور ان کے پیچھے بھیڑ کی طرح بغیر سوچے سمجھے چلنے والو! اصل بات یہ ہے کہ

☆ قران کریم نے یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی اور کہیں سخت الفاظ استعمال کئے ہیں تو ایک کسی خصلت کو ظاہر کرنے کے لیے

☆ دوسرے ایک یا دو الفاظ ایک وقت میں نہ کہ ایک ہی سانس میں دس دس بیس بیس گالیاں

☆ اور تیسرے کسی کا خاص نام لیکر نہیں بلکہ عمومی رنگ میں

☆ اور چوتھے کسی ذاتی رنجش اور دکھ کے جواب میں گالی نہیں دی، بلکہ جو لوگ رسول اکرم کو بے انتہا دکھ دیتے رہے وہ ان کے لئے بھی رحمت کی دعا کرتے رہے۔

اصل سوال اس مضمون کا یہ ہے کہ مرزا صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ امام الزمان ہیں! بطور امام زمان کے وہ گالی کا جواب بھی نہیں دے سکتے، کجا یہ کے خود کسی کو گالی دیں۔ اور ان کا دعویٰ بھی ہے کہ انہوں نے کبھی دشنام دہی نہیں کی اور نہ ہی جواب میں کسی کو گالی دی! کیا مرزا صاحب نے ابتداء، یا جواب میں ہی سہی گالیاں نکالی ہیں یا نہیں؟

☆ قند مکرر کے طور پر اور بطور یاد دہانی پھر مرزا صاحب کے الفاظ میں ہی عرض کرتے ہیں، ''قوت اخلاق۔ چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں اور سفلوں اور بدزبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اسلئے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے تا ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو۔ اور لوگ انکے فیض سے محروم نہ رہیں۔ یہ بات نہایت قابل شرم ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رذیلہ میں گرفتار ہو اور درشت بات کا ذرا بھی متحمل نہ ہو سکے۔ اور جو امام زمان کہلا کر ایسی کچھ طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ بات پر منہ میں جھاگ آتا ہے۔ آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں، وہ کسی طرح بھی امام زمان نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اس پر آیت انک لعلی خُلُقٍ عظیم کا پورے طور پر صادق آ جانا ضروری ہے''۔ اس سے قبل دئے گئے حوالہ جات ثابت کرتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے فتوے اور دئے گئے معیار کی رُو سے امام الزمان نہیں ہیں۔ جو لوگ اس کردار و اقرار اور ثبوت کی موجودگی کے باوجود بھی ان کو امام الزمان سمجھتے ہیں تو ہم صرف ان سے یہی درخواست کریں گے کہ اَفلا تدبرون۔ القرآن۔ پس تم کیوں نہیں غور کرتے؟

مرزا غلام اے قادیانی کیسے عکس رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے دعویدار ہیں، کیسے محمدؐ ثانی ہونے کے مدعی ہیں (نعوذ باللہ)؟ کہ ذرا ذرا سی بات پر آپے سے باہر ہو کر بھٹیارنوں کی طرح نہ صرف شخصیتوں کو بلکہ اس علاقے کی زمین

کو بھی تا قیامت ملعون قرار دے رہے ہیں؟۔

☆ جس کے بروز ہونے کا ظل ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ وہ تو سراپا رحمت تھے! وہ تو رحمت اللعالمین تھے! ان پر راستے سے گزرتے ہوئے گند پھینکنے والی ایک دن موجود نہیں تھی، اسکو بجائے برا بھلا کہنے کے اس کا حال پوچھنے چلے گئے، اور یہاں مرزا صاحب گالیاں نکال رہے ہیں، جواب دے رہے ہیں۔ آئندہ بھی گالیوں سے فنا کرنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں! دوسرے مذاہب کے ساتھ جو سلوک مرزا صاحب نے کیا ہے اس کے نتیجے میں بعض بدنصیب آریوں اور ہندؤں، عیسائیوں نے جو گند اُچھالا ہے اور اُچھال رہے ہیں وہ دنیا بھر کے مسلمان بھگت رہے ہیں کہ قادیانی جماعت کا اسلام سے تعلق نہ ہونے کے بوجود اپنا مسلمان ہونے کا پروپیگنڈہ کرنا ہے۔ اور دوسرے مذاہب کے لوگ لاعلمی کی وجہ سے زندیقوں کو مسلمان سمجھ لیتے ہیں۔

☆ اگر مرزا صاحب مسلمان ہیں تو اسلام کے اندر کسی نئے نبی و رسول کی گنجائش نہیں، اس لئے مرزا صاحب کے دعوے غلط ہیں یا وہ مسلمان نہیں!

لیکن اگر چند لمحے کو مرزا صاحب کو مسلمانوں کا نبی ہی سمجھ لیں تو کیا یہ رویہ ایک نبی کا/ نبیوں کے مثیل کا/ رسول کریم کی پیشگوئیوں کے مصداق کا/ ان کے ظل وعکس کا ہوسکتا ہے یا ہونا چاہئے؟؟؟ مرزا صاحب نے دوسرے مذاہب اور انکی کتابوں، خداؤں، نبیوں کے بارے میں جو خامہ فرسائیاں کی ہیں وہ ایک علیحدہ اور تفصیلی باب بلکہ کتاب کا متقاضی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو آئندہ کسی دوسرے مضمون میں۔

چھوٹی سی مثال:

رف ایک چھوٹی سی مثال بطور جھلک کہ مرزا صاحب کے دوسرے مذاہب پر اعتراضات کیسے ہیں؟ کیا علمی اعتراضات ہیں یا محض اعتراض کے نام پر اپنے خبث کا اظہار کر رہے ہیں؟ دوسرے مذاہب کے ساتھ مرزا صاحب کے رویہ کے بارہ میں ارادہ ہے، اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دے دی!

☆ مرزا صاحب آریوں کے خدا کے متعلق فرماتے ہیں'' آریوں کا پرمیشر ناف سے دس انگل نیچے ہوتا ہے، سمجھنے والے سمجھ جائیں''۔ چشمہ معرفت/ رخ ج ۲۳/ ص ۱۱۴۔ مرزا صاحب کے دماغ کی رسائی یہاں تک ہی تھی کہ کتاب کا نام چشمہ معرفت ہے اور اسمیں بات پر زور ہے'' ناف سے دس اُنگل نیچے کا''۔ کیا مرزا صاحب کا چشمہ معرفت ناف سے دس اُنگلی نیچے تھا؟ کیا یہ کوئی علمی اعتراض ہے، یا مرزا صاحب کے (اپنے اعترافی بیان کے مطابق ان کو چوڑھیوں، کنجریوں سے) ذاتی تجربہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا اعتراض ہے؟

ناوک نے تیرے:

مرزا صاحب کا حال بقول شاعر یہی ہے کہ ناوک نے تیرے کوئی صید نہ چھوڑا زمانے میں۔ مرزا صاحب کے کلام کے صرف چند نمونے ہی پیش کئے گئے ہیں

☆ کیا ایک نبی اللہ دوسرے مذاہب والوں کو اخلاقی طور پر اتنا گر کر بھی نشانہ بنا سکتا ہے؟

قادیانی عزیزوں اور دوستوں سے سوال کرتا ہوں کہ آیا مرزا غلام احمد بانی جماعت قادیانی اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے معیار پر پورے اترتے ہیں یا نہیں؟ ہر شریف اور انصاف پسند ایماندار آدمی کا جواب ہوگا کہ

☆ یقیناً نہیں، یقیناً نہیں، یقیناً نہیں۔

☆ کیا یہ اس اخلاق اور کیریکٹر کے ساتھ، جو کہ ہم سطور بالا میں بمعہ ثبوت پیش کر چکے ہیں، اُس مقام پر فائز ہو سکتے ہیں جس کا اُن کو دعویٰ ہے؟

☆ کیا یہی امام الزماں ہیں جن کی خبر سب نبیوں نے دی تھی؟

☆ اگر تو اخلاق سے عاری امام الزماں کی بات یا خبر تھی تو پھر ان ہی کے لئے تھی۔

☆ لیکن اگر مقرب خدا کی خبر تھی تو پھر احمد یو ایک بار پھر دل پر ہاتھ رکھ کر جواب دو کہ کیا مرزا غلام احمد صاحب کا کیریکٹر، مرزا صاحب کے اپنے بھی بتائے ہوئے معیار کے مطابق بھی ایک امام الزماں کا ہی کیریکٹر ہے؟

☆ کیا نبی اللہ/ مہدی/ مسیح/ مجدد/ کسی سمجھدار آدمی کا بھی کیریکٹر گالیوں کی مشین گن چلانے کا ہوتا ہے؟

☆ اور اوپر سے یہ تعلّی کہ، '' خدا وہ ہے کہ جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔'' (اربعین ۳/ رخ ، ج ۱۷//ص ۴۲۶) کیا اللہ تعالیٰ نے انسان کو گالیاں دینے، غلط کام کرنے اور پھر نہایت بے شرمی اور ڈھٹائی کے ساتھ اسکا انکار کرنے کی تہذیب دے کر اپنے مقربین کو بھیجتا رہا ہے؟ آپ اگر باضمیر ہیں تو یہ فیصلہ ہوگا کہ مرزا صاحب کے کیریکٹر والے بندے نہ تو خدا کے مقرب ہو سکتے ہیں اور نہ ہی امام زمان اور نہ ہی شریف آدمی!

☆ ان خود ساختہ رسول صاحب کے تہذیب و اخلاق کے نمونے آپ نے دیکھ ہی لئے ہیں، اور ایسے نمونے انکی تمام کتابوں میں کافی زیادہ موجود ہیں۔

مزید کیا کہوں، بہتر یہی ہے کہ میں مرزا صاحب کے ہی ایک شعر پر اس باب کو یہاں بند کرتا ہوں............

بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزبان ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم/ رخ، ج ۲۰/صفحہ ۴۵۸)

فاعتبروا یا اُولی الابصار

☆☆☆